۱۱۔قال رسول اللہ ﷺ: اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

(بخاری و مسلم)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔

۱۔ اس حدیث پاک کی شرح سے ثابت ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو وہ شخص ناپسند ہے جو سخت جھگڑالو ہو اور ہمیشہ لڑتا ہی رہے اور حق کو قبول نہ کرے۔

۲۔ جھگڑالو شخص بات بات پر لوگوں سے الجھنا اور اپنی طاقت اور رعب کا اظہار کرتا ہے۔ اس وجہ سے وہ یہ متکبرانہ گھمنڈی چال خوب واضح ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھا جائے کہ تکبر، گھمنڈ اور غرور اہم جہنم کی صفت ہیں۔

۳۔ ایک حدیث پاک کے مطابق جھگڑا بازی کرنا ہی برا ہے۔ پھر اس میں گالی گلوچ کا استعمال اتنا برا ہے کہ اسے نفاق (بے ایمانی) کی ایک علامت بتلایا گیا ہے۔

۴۔ ایک مومن مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ لوگ اس کی جھگڑالو طبیعت کی وجہ سے اس کی عزت کریں یا ڈریں۔

۵۔ لہٰذا ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں مل جل کر رہیں، بھائی چارگی، اخوت و محبت کو عام کریں۔

۶۔ لڑائی جھگڑے سے کافی دور رہیں۔ اگر کسی وجہ سے اختلاف ہو بھی جائے تو جھگڑے کو طول نہ دیں۔ معافی مانگ لیں، یا بہتر یہی ہے کہ جھگڑا ہی نہ کریں۔

۷۔ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہ کرنا، اس پر بڑی فضیلت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا پاک ارشاد ہے۔ "جو شخص حق ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دے میں ایسے شخص کے لئے جنت کے بیچ مین ایک گھر کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

۸۔ اس حدیث پاک سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم جھگڑا نہ کریں اور اگر کوئی کرتا بھی ہے تو اس سے دستبردار ہو جائیں۔ یہ سچ ہے کہ اپنے حق کے لئے لڑنا جائز ہے لیکن جھگڑے سے دستبردار ہو جانا یہ عزیمت ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔

۹۔ لٰہذا ہم اپنے گھر، پاس، پڑوسی، رشتہ دار، دوست احباب سب سے مل جل کر رہیں، اختلاف سے بچیں اور جھگڑالو نہ بنیں، کیونکہ جھگڑالو بننا جہنم میں داخل کرنے والا عمل ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بلاوجہ جھگڑا کرنا، گاؤں پڑوس میں ہنگامہ کرنا، لوگوں کو تکلیف اور الجھن میں ڈالنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسندیدہ ہے۔ اس لئے ہم سب کو ناحق جھگڑا کرنے سے بچنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک اور نیک بنائے، جھگڑے اور اختلاف کے فتنے سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین